www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

نمبر	عنوان	تفصیل	صفحہ
۹	اقوام	نوح۔عاد۔ثمود۔لوط۔موسیٰ۔فرعون۔ ارم۔تبع۔قریش۔یاجوج۔ماجوج۔	۹۲۸
۱۰	فرقے یا مذاہب	مسلمین۔مومنین۔کفار۔منافق۔ مشرکین۔یہود۔نصاریٰ۔مجوس صابی	۹۲۹
۱۱	عبادات اور شرعی اصطلاحات	صلوٰۃ۔خوف۔صلوٰۃ قصر۔جنازہ۔ تہجد۔زکوٰۃ وصدقات صوم۔اعتکاف حج۔قربانی۔طواف	۹۳۱
۱۲	اسمائے اعداد	قرآن میں جو گنتی مذکور ہوئی ہے اس کی تفصیل۔اور قواعد عدد معدود۔	۹۳۵
۱۳	اسم ضمیر		۹۳۷
۱۴	اسمائے اشارہ	اشارہ بعید وقریب	۹۳۸
	ضمیمہ ۲ اسمائے نکرہ		۹۴۰
۱	جانور	(ا) حشرات الارض اور چھوٹے چھوٹے جانور	//
		(ب) پرندے	۹۴۱
		(ج) آبی جانور	//
		(د) چوپائے	//
		(ھ) وحشی جانور اور درندے	۹۴۲
۲	(ا)	درخت پھل اور پودے وغیرہ	۹۴۳
	(ب)	سبزیاں اور غلے	۹۴۴
	(ج)	درخت کے حصے	۹۴۵
۳	(ا)	اعضائے بدن	۹۴۶
	(ب)	اجزائے بدن	۹۵۲
	(ج)	عوارضات جسمانی	۹۵۴
	(د)	عورتوں کے عوارض	۹۵۵

نمبر	عنوان	صفحہ
۴	(ا) گھر اور گھریلو اشیاء	۹۵۵
	(ب) ہتھیار وغیرہ	۹۵۷
	(ج) برتن اور باورچی خانہ	۹۵۸
	(د) کپڑے اور مفروشات	۹۶۰
	(ھ) نقدی	۹۶۲
۵	معدنیات اور موتی وغیرہ	//
۶	رنگ (الوان)	۹۶۳
۷	رشتہ دار	۹۶۴
	ضمیمہ ۳ لغت الاضداد	۹۶۶
۱	ذوی الاضداد	//
۲	مادہ میں ایک حرف کی تبدیلی سے مقیدیا مخالف معانی	۹۷۲
۳	فہرست اضداد	۹۷۸
	ضمیمہ ۴ افعال کے ع کلمہ کی حرکت یا مصدر کی تبدیلی سے معانی میں تبدیلی	۹۸۳
	ضمیمہ ۵ متفرقات	۹۹۱
۱	چند جامع اسماء	//
۲	غلط العام	۹۹۴
۳	چند مشتبہ الفاظ	۹۹۶
۴	لغوی معنی اور شرعی معنی میں فرق	۹۹۷
۵	ف کلمہ میں حرکت کی تبدیلی سے عجیب فرق	۹۹۹
۶	چند محاورات	۱۰۰۱
۷	چند مشکل مادے	۱۰۰۴
۸	حروف کا فعل کے زمانہ پر اثر	۱۰۰۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اقتداء بمعنی کسی کے پیچھے چلنا اور اس جیسا کام کرنا مان لینا اور یہ بڑے سے بھی ممکن ہے۔
(۳) اسوۃ۔ کسی مثالی کردار کی اتباع کرنا جذبۂ ہمدردی کیساتھ
(۴) اَطَاعَ۔ دل کی خوشی کیساتھ کسی کا حکم بجالانا۔
(۵) استجاب۔ حکم قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا، بات
(۶) اَسْلَمَ۔ کسی کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا۔
(۷) قَنَتَ۔ عبادات میں ایسی اطاعت جس میں عاجزی اور تذلل بھی ہو
(۸) ذَعَنَ۔ نکو بن کر یا اپنے مفاد کی خاطر اطاعت کرنا۔

۲۳۔ اعتدال

کے لیے قَصْد، وَسَط اور تَقْوِیم کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ قَصْد: قَصْد اور اِقْتِصَاد کے معنی افراط اور تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راہ کو اختیار کرنے کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اِقْتِصَاد کا استعمال عموماً خرچ اخراجات سے متعلق ہے جبکہ قصد کا لفظ عام ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ (۳۱/۱۹) اپنی چال میں اعتدال کو ملحوظ رکھو۔

اور قصد السبیل سے مراد افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی اور اعتدال کی راہ اختیار کرنا ہے اور یہی ایک راستہ سیدھا ہو سکتا ہے۔ جبکہ باقی سب راستے افراط یا تفریط کی طرف مائل یا ٹیڑھے ہی ہوں گے۔ ارشاد باری ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ (۱۶/۹) اور اللہ پر پہنچتی ہے سیدھی راہ (عثمانی) اور اس کے علاوہ سب راہیں ٹیڑھی ہیں۔

۲۔ وَسَط: ایک ہی چیز کا درمیان یا دو یا دو سے زیادہ چیزوں کی درمیانی چیز۔ گویا کہ یہ لفظ قصد سے زیادہ ابلغ ہے اور وَسَط بمعنی ہر ایک معاملہ میں درمیانی اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے والا ارشاد باری ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (۲/۱۴۳) اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔

۳۔ تَقْوِیم: تَقْوِیم کا تعلق ایک ہی چیز سے ہوتا ہے کہ اس میں افراط و تفریط کے جملہ پہلوؤں کو دور کر دیا جائے۔ اور وہ متوازن، متناسب اور معتدل بن جائے۔ اس میں کوئی جھول، ڈھلک اور ٹیڑھ نہ رہے (فق ل ۱۷۴) قوم الشئ بمعنی کسی چیز کی تعیین و تعدیل کرنا اسی سے تقویم البلدان بنایا گیا ہے کیونکہ اس میں شہروں کے طول و عرض کو بیان کیا جاتا ہے اور قَوَّمَ دَرْأَہٗ بمعنی ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (۹۵/۴) بیشک ہم نے انسان کو بہترین انداز سے پیدا کیا ہے۔

ماحصل: (۱) قصد، کسی عمل میں افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کی راہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ۔ (۲۳/۶)
یہ کہہ دیں۔ خدا کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم شریک نہیں بناتے تھے۔

(۲) عُذر کی دوسری قسم یہ ہے کہ انسان کوئی غلط وجہ یا جھوٹا بہانہ پیش کر کے اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے لیے قرآن نے عَذَّرَ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ (۹۱/۹)
اور صحرا نشینوں سے کچھ لوگ عذر بناتے ہوئے تمہارے پاس آئے کہ انہیں (جہاد پر نہ جانے کی) اجازت دیجائے۔

(۳) اور تیسری قسم یہ ہے کہ یہ وجہ فی الواقعہ درست اور معقول ہو۔ اس کے لیے عُذر اور مَعذِرَة کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ِۨاللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۱۶۴/۷)
اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنھیں خدا ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب دینے والا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارے پروردگار کے سامنے معذرت پیش کر سکیں اور عجب نہیں کہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

ماحصل: درست اور معقول وجہ پیش کرنے کے لیے عُذر اور مَعذِرَة، جھوٹا بہانہ بنانے کے لیے تَعذِیر اور الزام سے یکسر انکار کر دینے کے لیے فِتْنَةٌ کا لفظ آیا ہے۔

۵۷۔ بہتان

کے لیے بُهتان۔ اِفك اور اِفتراء کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ بُهتَان: بَهِتَ کے معنی حیران اور متحیر ہونا (مف) یا حیرانی کی وجہ سے خاموش اور دم بخود ہو جانا ہے (منجد) اور بہتان ایسی بات کو کہتے ہیں جسے سن کر لوگ ہوش کھو دیں اور حیران و ششدر رہ جائیں اور انہیں یقین نہ آئے کہ یہ بات ممکن العمل ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ (۱۶/۲۴)
اور جب تم نے اسے سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں شایانِ شان نہیں کہ ایسی بات زبان پر لائیں (پروردگار) تو پاک ہے یہ تو (بہت بڑا) بہتان ہے۔

۲۔ اِفك: اَفَكَ کے معنی کسی چیز کو اس کے صحیح رُخ سے موڑ دینا ہے (مف) قرآن میں ہے:

قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا۔ (۲۲/۴۶)
وہ (قوم عاد) کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔

اسی طرح حق سے باطل کی طرف یا سچ سے جھوٹ کی طرف یا اچھے کاموں سے بُرے کاموں کی طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ (۲۶/۲۲۴) تم دیکھتے نہیں کہ وُہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں۔

جبکہ نبی کے تخیل کی پرواز کا میدان وحی الٰہی کے تابع ہوتا ہے۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ شاعر کے نظریات میں عمر و عقل کی پختگی تجربہ اور ممارست کی وجہ سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے لیکن نبی ابتدا. میں جو کچھ کہہ دیتا ہے۔ بعد میں جو کچھ بھی کہے گا اس کی تائید میں کہے گا۔ کفار کے ان الزامات کا رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ (۶۹/۴۱-۴۲)

اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ لیکن تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کے مزخرفات ہیں مگر تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔

ان قباحتوں کی وجہ سے ہی آپ کو شعر کی تعلیم نہیں دی گئی۔ حالانکہ آپ اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ تھے۔ ان سب باتوں کے باوجود یہ کہنا غلط ہے کہ سب اشعار اور شعراء مذموم ہی ہوتے ہیں۔ شاعر کا تخیل صواب کی راہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت لبیدؓ کے دورِ جاہلیت کے اس شعر کو بہت پسند فرمایا۔ کیونکہ یہ شعر وحی الٰہی ہی کی ترجمانی پیش کرتا ہے:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ

جان لو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے اور ہر نعمت لامحالہ زائل ہو کے رہے گی۔

۴۔ مجنون: یعنی فاتر العقل۔ وُہ شخص جس کی عقل پر پردہ پڑ چکا ہو۔ اور وُہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہو۔ اہل عرب دیوانے کو مجنون اس لیے کہتے تھے کہ ان کے خیال کے مطابق جن کسی انسان کے اندر داخل ہو کر اسے مخبوط الحواس بنا دیتا ہے اور وُہ خلافِ عقل یا دستور باتیں کرنے لگتا ہے۔ انبیاء کی تعلیم بھی چونکہ معاشرہ کو راس نہیں آتی اس لیے کفار کی طرف سے انبیاء کو مجنون کا خطاب بھی دیا جاتا رہا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

كَذٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُوْنٌ۔ (۵۱/۵۲)

اسی طرح ان سے پہلے بھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا، جسے لوگوں نے جادوگر یا دیوانہ نہ کہا ہو۔

نبی اور مجنون میں بنیادی فرق ہے کہ نبی کی دعوت گو معاشرہ کی عقل اور دستور کے خلاف ہوتی ہے۔ تاہم وُہ ہمیشہ اپنی ذات پر قائم رہتا اور اس پر عمل کر کے دکھاتا اور اپنی پاکیزہ سیرت و کردار سے اپنی بات پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے جبکہ مجنون ان تینوں باتوں سے عاری ہوتا ہے۔

۵۹ ــــ پینا

کے لیے شَرِبَ، جَرَعَ اور سَاغَ (سوغ) کے الفاظ آئے ہیں۔

شَرِبَ: بمعنی پانی یا کوئی دوسری پینے کی چیز نوش کرنا (مف) پینا کے لیے اس لفظ کا استعمال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَکْتُمُ اِیْمَانَهٗ (۴۰/۲۸) کو چھپائے رکھے تھا۔ کہنے لگا۔

۲۔ وَارٰی: وَرٰی بنیادی طور پر دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) آگ سلگانا یا آگ نکالنا۔ کہتے ہیں وری الزند۔ اس نے چقماق سے آگ نکالی۔ اور (۲) کسی حقیقت پر پردہ ڈالنا۔ یہاں صرف دوسرا معنٰی زیر بحث ہے۔ قرآن میں ہے:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا (۷/۲۰) پھر شیطان دونوں کو بہکانے لگا تاکہ ان کے ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ رکھی گئی تھیں انہیں ظاہر کر دے۔

اور وَارٰی یُوَارِیْ کے معنی کسی حقیقت کو کسی اوٹ یا آڑ کے پیچھے کرکے دوسروں کی نظروں سے اوجھل کر دینا ہے (مف) قرآن میں ہے:

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ۔ (۵/۳۲) تب اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدنے لگا تاکہ اسے (قابیل کو) دکھلائے کہ وہ کیسے اپنے بھائی کی لاش چھپا سکتا ہے۔

۳۔ اَکَنَّ: اس کے مادہ میں دو باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں (۱) چھپانا اور (۲) حفاظت (م۔ل) یا یوں کہیے کہ کسی چیز کو حفاظت کے لیے کسی محفوظ جگہ میں چھپانے کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے (فق ل ۲۳۸) خواہ کسی بات کو دل میں چھپایا جائے یا کسی چیز کو کسی اور جگہ چھپایا جائے۔ کِنٌّ بمعنی پہاڑ میں کوئی کھوہ یا چھوٹی سی غار ہے جہاں پناہ مل سکے اور اس کی جمع اکنان ہے اور اکنۃ ایسے پردے، آڑ یا اوٹ کو کہتے ہیں جس کی موجودگی میں کوئی چیز آگے نہ جا سکے یا اندر داخل نہ ہو سکے۔ جیسے فرمایا:

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ (۶/۲۵) اور ہم نے ان کے دلوں پر ایسے پردے ڈال دیے کہ وہ (حقیقت کو) سمجھ ہی نہ سکیں۔

اور اَکَنَّ کا لفظ قرآن میں بالعموم معنوی طور پر استعمال ہوا ہے (ضد عَلَنَ) جیسے فرمایا:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ (۲/۲۳۵) تم عورتوں کو نکاح کا پیغام کنایۃً بھیج دو یا اپنے دل میں چھپائے رکھو تم پر کچھ گناہ نہیں!

اور اسی محفوظ مقام کے لیے قرآن میں نفوس، نفس، صدور اور قلوب کے الفاظ عموماً استعمال ہوئے ہیں۔

۴۔ اَسَرَّ: سِرّ کے معنی راز کی بات اور اس کی جمع اسرار ہے۔ اور اَسَرَّ کے معنی کسی راز کی بات کو دل میں چھپانا۔ خواہ وہ کوئی حقیقت ہو یا نہ ہو۔ بلکہ محض از راہِ مصلحت چھپائی جا رہی ہو۔ اس کی ضد جَھَرَ بھی ہے اور عَلَنَ بھی۔ اور سَارَّ کے معنی کانا پھوسی کرنا یا ایک دوسرے سے راز کی باتیں کرنا ہے (منجد) قرآن میں یہ لفظ ظاہری اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوا ہے جیسے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۴/۱۰۸) وُہ (اللہ) پسند نہیں کرتا۔

نیز بَیَّتَ بمعنی رات کو دشمن پر اچانک حملہ کر دینا۔ شبخون مارنا (مف) بھی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ (۲۷/۴۹) — کہنے لگے کہ خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اُس کے گھر والوں پر شبخون ماریں گے۔ پھر اس کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم تو اس گھر والوں کے موقعۂ ہلاکت پر حاضر ہی نہ تھے۔

۳۔ اَسْرٰی: بمعنی رات کو سیر کرانا۔ لے چلنا۔ لے نکلنا۔ ارشادِ باری ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى (۱۷/۱) — پاک ذات ہے وُہ جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی۔

۴۔ طَرَقَ، طَرِيْق کے معنی راستہ اور طَارِق کے معنی راستہ پر چلنے والا۔ مگر عرفِ عام میں بالخصوص اس مسافر کو کہتے ہیں جو رات کو آئے۔ اور ستارے کو طارق کہا جاتا ہے کیونکہ وُہ عموماً رات کو ظاہر ہوتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ (۸۶/۱) — آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم۔

اس آیت میں طارق سے مراد ستارے بھی ہو سکتے ہیں اور رات کو آنے والا مہمان بھی۔

۵۔ نَفَشَ: نَفَشُ الْغَنَمِ بمعنی رات کے وقت بکریوں کا بغیر چرواہے کے چرنے کے لیے منتشر ہونا۔ اور اَلنَّفْش ان بکریوں کو کہتے ہیں جو رات کو بغیر چرواہے کے چرنے کے لیے منتشر ہو گئی ہوں (مف) ارشادِ باری ہے:

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ (۲۱/۷۸) — اور داؤد اور سلیمانؑ (کا حال بھی سنو) جب وُہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصل کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں۔

۶۔ تَهَجَّدَ: هَجَدَ بمعنی رات کو سونا بھی اور جاگنا بھی (لغت اضداد) اور هَجَّدَ تَهَجَّدَ بمعنی رات کو سلانا بھی اور جگانا بھی۔ نیند سے جاگنا۔ رات کو سونا۔ رات کو جاگ کر نماز پڑھنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔ (۱۷/۷۹) — اور بعض حصہ شب میں بیدار ہو کر تہجد پڑھا کرو۔ یہ زیادتی صرف تمہارے لیے ہے۔

۳۔ راہ۔ راستہ

کے لیے صِرَاط، طَرِيْق، سَبِيْل، فَجّ، اِمَام (ام) هُدٰى، نَجْد اور سَبَب کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع

۱ ــــــ عاجز آنا

کے لیے عَجَزَ، عَیِیَ اور اِسْتَکَانَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَجَزَ: کسی کام کے کرنے سے قاصر ہونا، سرانجام دینے کی استطاعت نہ رکھنا (فل ۲۱۴) اور عجز کی ضد قدرت ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ (۵/۳۱) — کہنے لگا، افسوس! مجھ سے تو اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کوے کے برابر ہوتا۔

۲۔ عَیِیَ: کام کرتے کرتے تھک جانا اور سرانجام دینے کے قابل نہ رہنا یا دوبارہ وُہی کام کرنے کی استطاعت نہ ہونا (فل ۲۱۴) یا درست نہ کر سکنا (منجد) اور دَاءٌ عَیَاءٌ لاعلاج مرض کو کہتے ہیں (مف) عَیاءٌ عجز سے کمتر ہے (منجد) کیونکہ پہلے اس میں کام کرنے کی استعداد موجود تھی۔ ارشادِ باری ہے:

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ (۵۰/۱۵) — کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ از سرِ نو پیدا کرنے میں شک میں پڑے ہیں

۳۔ اِسْتَکَانَ فُلَانٌ: بمعنی فلاں نے عاجزی کا اظہار کیا۔ گویا وہ ٹھہر گیا (مف) اور مقابلہ میں دب جانا۔ اور بمعنی عاجزی کرنا۔ مطیع ہونا (منجد) ارشاد باری ہے:

فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا (۳/۱۴۶) — تو جو مصیبتیں ان پر راہِ خدا میں واقع ہوئیں اس کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ کافروں سے دبے۔

ماحصل: (۱) عجز: کوئی کام نہ کر سکنا۔

(۲) عَیِیَ: تھکاوٹ کی وجہ سے کام جاری نہ رکھ سکنا یا دوبارہ نہ کر سکنا۔

(۳) اِستکان: مقابلہ میں دب جانا اور عاجزی کا اظہار کرنا۔

۲ ــــــ عاجزی کرنا

کے لیے اَخْبَتَ، خَشَعَ، خَضَعَ اور تَضَرَّعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ (۲۲/۳۱) کسی پرندے نے اچک لیا یا پھر ہوا نے اسے کسی دور دراز مقام میں جا پھینکا۔

۱۰۔ خوی: خَوٰی اور ھَوٰی قریب المعنی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ھَوَا زمین اور آسمان کے درمیان خالی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور خَوٰی کوئی بھی دو چیزوں کے درمیان خالی جگہ کو۔ جیسے ستارے کے گرنے کے لیے ھَوَی النَّجْم کا لفظ استعمال ہوتا ہے ویسے ہی خوی النجم کا بھی ہوتا ہے (م ل) تخویۃ بمعنی دو چیزوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا۔ اور خوی الدار بمعنی ایسے مکان کا گرنا جو بے آباد اور ویران ہو۔ ارشادِ باری ہے:

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا (۲/۲۵۹) یا اس شخص کی طرح جو ایک بستی پر سے گزرا، جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی۔

۱۱۔ وَجَبَ: اَلْوَجْبَةُ بمعنی کسی چیز کا دھماکے کے ساتھ گرنا (منجد) پھر اس میں موت کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں ضَرَبَهٗ فَوَجَبَ۔ اس نے اس کو مارا اور وہ گر کر مر گیا (م ق) ارشادِ باری ہے:

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (۲۲/۳۶) (قربانی کرنے کے وقت اونٹوں کی) قطار بنا کر ان پر خدا کا نام لو۔ جب پہلو کے بل گر پڑیں تو ان (کے گوشت) سے خود بھی کھاؤ اور قانع اور سوالیوں کو بھی کھلاؤ۔

۱۲۔ ردی: بمعنی کسی چیز کو اس طرح بلندی سے زمین پر یا زمین سے گڑھے میں پٹخ دینا کہ وہ ہلاک ہونے کو پہنچ جائے (مف۔ م ق) قرآن میں ہے:

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى (۲۰/۱۶) اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگتا ہے تو تو بھی (اس کے پیچھے لگ کر) ہلاک ہو جائے۔

اور اَرْدَی الرَّجُل بمعنی کسی کو کنوئیں میں گرا دینا۔ اور رَدَّی الرَّجُل بمعنی آدمی کو گرانا۔ ہلاک کرنا۔ (م ق) ارشادِ باری ہے:

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ (۳۷/۵۶) کہے گا، خدا کی قسم! تو تو مجھے ہلاک کر ہی چکا تھا۔ (جالندھری) تو تو مجھے ڈالنے لگا تھا گڑھے میں (عثمانی)

اور تَرَدّٰی بمعنی کنویں یا گڑھے میں گر پڑنا ہے (م ق) اور مُتَرَدِّیَة وہ جانور جو کسی گڑھے یا کنوئیں میں گر کر مر جائے (۵/۳) ارشادِ باری ہے:

وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى (۹۲/۱۱) اور جب وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔

۱۳۔ صَرَعَ: بمعنی گھبراہٹ اور اضطراب کی وجہ سے زمین پر گر پڑنا (فل ۱۳۰) اور بمعنی سر کے عارضہ (مرگی) کی وجہ سے زمین پر پچھڑنا (منجد) اور صَرع بمعنی مرگی جس کی وجہ سے مریض بے خود ہو کر دھڑام سے زمین پر گر پڑتا ہے۔ اور صَرَعَ بمعنی کشتی میں اپنے حریف کو زمین پر پٹخ دینا اور پچھاڑنا بھی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن

۱ـــــ نا اُمید ہونا

کے لیے یَئِسَ اور اِسْتَایْئَسَ، قَنَطَ اور اَبْلَسَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- یَأسَ ، بمعنی قطع الرّجاء (م ل) بمعنی کسی معاملہ کے متعلق امید کا ختم ہو جانا یا مایوس ہو جانا ہے اور یہ کسی آرزو کے وقت سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی (فق ل ۲۰۲) ارشادِ باری ہے،

اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (۱۲/۸۷) خدا کی رحمت سے کافر لوگ ہی نا اُمید ہوا کرتے ہیں۔

اور اِسْتَيْئَسَ بمعنی کسی معاملہ سے متعلق آہستہ آہستہ توقعات کا ختم ہو جانا ہے۔ تجربہ کے بعد بالآخر مایوس ہو جانا۔ ارشادِ باری ہے؛

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَايْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا۔ (۱۲/۱۱۰) حتیٰ کہ جب رسول نا امید ہو گئے اور انھیں یقین ہو گیا کہ (فتح و نصرت کے بارے میں) وہ سچے ثابت نہیں ہوئے۔ تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی۔

۲- قَنَطَ : بمعنی بھلائی سے مایوس ہونا۔ آس توڑ بیٹھنا (مف) اور قنوط بمعنی اَشَدُّ مُبَالِغَۃً مِنَ الْیَأْس (فق ل ۲۸۲) یعنی انتہائی مایوسی کو کہتے ہیں۔ اور قنوط صفت یا قنوطی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو ہر معاملہ میں تاریک پہلو اور اس کے نقصانات کو مدِ نظر رکھنے کا عادی ہو اور اچھے پہلوؤں پر کم ہی غور کرتا ہو۔ ارشادِ باری ہے،

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ۔ (۴۱/۴۹) انسان بھلائی کی دعائیں کرتا تو تھکتا نہیں۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو نا امید ہو جاتا اور آس توڑ بیٹھتا ہے۔

۳- اَبْلَسَ ، بمعنی سخت مایوسی کے باعث غمگین ہونا (مف) اور بمعنی بے خبر ہونا۔ غمگین اور شکستہ دِل ہونا (منجد) جب مایوس ہو جانے کی وجہ سے غم لاحق ہو جائے تو اس لفظ کا استعمال ہو گا۔ اور شیطان کو بھی ابلیس اسی لیے کہا گیا کہ وُہ خدا کی رحمت سے مایوس اور شکستہ دِل ہو چکا ہے۔

ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ اور بارش کے نزول سے پہلے تو وُہ نا امید ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّھُمْ (۷/۱۳۸) — اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اپنے بتوں (کی عبادت) کے لیے ان کے سامنے بیٹھے رہتے تھے۔

۴- حَجّ ، بمعنی کسی کی زیارت کا ارادہ اور قصد کرنا (مف) اور حج بنو فلانٍ فلانًا بمعنی بنو فلان نے فلاں کے پاس بہت آمدورفت کی۔ اور حَجَجْتُ فُلَانًا بمعنی میں فلاں کے پاس بار بار آیا گیا۔ اور حَجّ چونکہ سال میں ایک بار آتا ہے لہٰذا حَجّ سے اسم مرہ حِجَّۃٌ بمعنی سال (ج حِجَج) بھی ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں اقامت نسک کے ارادہ سے بیت اللہ کا قصد کرنے کا نام حج ہے۔ اور سال میں جس ماہ میں حج ہوتا ہے اس کا نام ذوالحجۃ ہے۔ حج بھی اسلام کا رکن ہے اور صاحب استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (۳/۹۷) — اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے۔

عُمْرَۃ کو ایک روایت میں حج اصغر کہا گیا ہے۔ اس میں صرف طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی ہوتی ہے۔ قربانی، منٰی میں قیام اور وقوف عرفات کچھ نہیں ہوتا۔ پھر عمرہ ہر موسم میں اور ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں حج اکبر ہے۔ اور یوم الحج الاکبر سے مراد یوم نحر یا یوم عرفہ ہے (مف) اور اِعْتَمَرَ بمعنی عمرہ کرنا ہے۔ ارشاد باری ہے:

فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا (۲/۱۵۸) — تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں (صفا و مروہ) کا طواف کرے۔

طَوَاف: بمعنی کسی چیز کے گرد چکر لگانا اور گھومنا۔ اور طائف اس چوکیدار کو کہتے ہیں جو رات کو حفاظت کی غرض سے چکر لگاتا ہے (مف) اور شرعی اصطلاح میں طواف سے وہ چکر مراد ہیں جو حج یا عمرہ کے دوران، یا ان کے علاوہ بھی اللہ کے گھر کے گرد لگائے جاتے ہیں۔ عبادت کی یہ قسم صرف خانہ کعبہ کے ساتھ مختص ہے مگر مشرکین نے اس عبادت میں بھی بعض قبروں اور آستانوں کو شریک بنا لیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ (۲۲/۲۹) — پھر (حاجیوں کو چاہیے کہ قربانی کے بعد) اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں۔

قربانی کے لیے دیکھیے ــــ قربانی کا جانور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ